ازعدالت عظمیٰ

20فروری1964

ریاست راجستھان

بنام

مکانکند اور دیگران

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر،سی۔جے۔،کے۔این۔وانچو،جے۔سی۔شاہ،این۔راجگوپالاایانگراورایس۔ایم۔سکری جسٹسز۔)

جاگیردار کا قرض کم کرنے کا قانون (1937 کا راجستھان ایکٹ 9)-سابق جاگیردار کے خلاف رہن کا فرمان- چاہے وہ قابل عمل ہو- دفعہ 2(e) اور 7(2) ہندوستان کے آئین کی جواز، آرٹیکل 14۔

مدعا علیہ نمبر 1 نے راؤ راجہ اندرسنگھ (مدیوں) کے لیے 1,14,581/14/6 روپے کا رہن حکم نامہ حاصل کیا۔ رہن کی رقم تین رہن کے تحت پیش کی گئی تھی، اور رہن کی گئی جائیدادیں جاگیروں اور کچھ غیر جاگیر غیر منقولہ جائیداد پر مشتمل تھیں۔ مؤخرالذکر جائیداد کو عمل میں فروخت کیا گیا اور حکم نامے کے جزوی اطمینان میں حکم نامے کے حامل کو 33,750 روپے ادا کیے گئے۔ پھر ڈگری دار نے ضلعی جج کی عدالت میں بقایا رقم یعنی روپے 99,965/3/6 کے لیے اجرائی کی درخواست دائر کی، جس میں معاوضے اور بحالی کی گرانٹ کی رقم کو منسلک کرنے کی درخواست کی گئی جو فیصلے کے مقروض کو اس کی جاگیر کی بحالی کی وجہ سے ادا کی جائے گی۔ فیصلے کے مقروض نے دو درخواستیں جمع کروائیں جن میں اس نے راجستھان جاگیردار قرض تخفیف قانون کی دفعہ 5 اور 7 کے تحت راحت کا دعوی کیا۔ حکم نامے کے حامل نے ان درخواستوں پر اپنے جواب میں زور دیا کہ جن دفعات پر انحصار کیا گیا ہے وہ آئین ہند کے آرٹیکل 14، 19 اور 31 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندوستان کے آئین سے بالاتر ہیں۔ اس کے بعد ڈگری دار نے ہائی کورٹ کے سامنے آئین کے آرٹیکل 228 کے تحت ایک عرضی دائر کی، جس میں استدعا کی گئی کہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں زیر التوا اجرائی کا مقدمہ اس عدالت سے واپس لے کر ہائی کورٹ لے جایا جائے۔ ہائی کورٹ نے کیس کو اپنی فائل میں منتقل کر دیا۔ اپنے فیصلے کے ذریعے ہائی کورٹ یہ فیصلہ دے سکتی ہے کہ کچھ قرضوں اور ایکٹ کے سیکشن 7(2) کو چھوڑ کر سیکشن 2(e) کے بعد کے حصے کے علاوہ، باقی ایکٹ درست تھا۔ ہائی کورٹ نے ریاست راجستھان کو اس عدالت میں اپیل دائر کرنے کے لیے آئین کے آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت ایک سند دی۔ اس لیے اپیل:-

منعقد:(i) کہ دفعہ 2(e) کا اعتراض شدہ حصہ آئین کے آرٹیکل 14 کی اس وجہ سے خلاف ورزی کرتا ہے کہ دفعہ 2 (a) کے اعتراض شدہ حصے کو برقرار رکھنے کے مقصد سے کوئی معقول درجہ بندی ظاہر نہیں کی گئی ہے۔اب یہ بات اچھی طرح طے ہو چکی ہے کہ جائز درجہ بندی کے امتحان کو پاس کرنے کے لیے دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، یعنی (1) درجہ بندی کو ایک قابل فہم تفریق پر مبنی ہونا چاہیے جو ان افراد یا چیزوں کو الگ کرتا ہے جنہیں گروپ سے باہر رکھے گئے لوگوں سے الگ کیا جانا چاہیے، اور (2) کہ تفریق کا اس مقصد سے عقلی تعلق ہونا چاہیے جو زیر بحث قانون کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا شرط نمبر 2 اس معاملے میں واضح طور پر مطمئن نہیں ہوئی ہے۔ متنازعہ ایکٹ کے ذریعے حاصل کیا جانے والا مقصد جاگیر کی زمینوں پر محفوظ کردہ قرضوں کو کم کرنا تھا جو راجستھان لینڈ ریفارمز اینڈ ریزمپشن آف جاگیرز ایکٹ کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کیے گئے تھے۔ یہ حقیقت کہ قرض حکومت یا مقامی اتھارٹی یا سیکشن (2)(ای) کے متنازعہ حصے میں مذکور دیگر اداروں کے مقروض ہیں، کا ایکٹ کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد سے کوئی معقول تعلق نہیں ہے۔ مزید برآں، قرضوں کے مستثنیٰ زمروں کی بنیاد پر کوئی قابل فہم اصول نہیں ہے۔ کورٹ آف وارڈز کی طرف سے کسی شخص کی طرف سے پیش کردہ قرض کو ریاست یا شیڈولڈ بینک کے واجب الادا قرض کے ساتھ کیوں جوڑا جاتا ہے اور غیر شیڈولڈ بینک کے واجب الادا قرض کو ایکٹ کے دائرہ کار سے کیوں خارج نہیں کیا جاتا ہے اس کی وجہ واضح نہیں ہے۔

منالال بمقابلہ جھلواڑ کے کلکٹر [1961] 2 ایس سی آر 962، نندرام چھوٹے لال بمقابلہ کشور رمن سنگھ، اے آئی آر (1962) آل 521 اور جمنالال رام لال کمتی بمقابلہ کشینداس اور ریاست حیدرآباد، اے آئی آر (1955) ہائیڈ۔ 194، ممتاز۔

(ii) دفعہ 7(2) درست ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کے مفاد میں معقول پابندیاں عائد کرتی ہے۔ محفوظ قرض دہندہ کے حقوق پر۔ اس ذیلی سیکشن کو ایک جاگیردار کی بحالی کے مقصد سے ڈیزائن کیا گیا ہے جس کی جاگیر کی جائیدادیں ریاست نے کم قیمت پر عوامی مقصد کے لیے اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ اگر یہ التزام نہ کیا گیا تو جاگیردار کو نئے سرے سے زندگی شروع کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ اس کی مستقبل کی آمدنی اور حاصل شدہ جائیدادیں ایسے قرض دہندگان کے مطالبات کو پورا کرنے کے مقصد سے ضبطی اور فروخت کا ذمہ دار ہوں گی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1961 کی سول اپیل نمبر 507۔

سول مسک میں راجستھان ہائی کورٹ کے 18 فروری 1959 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔ 1959 کا مقدمہ نمبر 10۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے کپور اور بی آر جی کے اچار۔ جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

26 فروری 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سکری جے۔ یہ راجستھان ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے، جس نے آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت سرٹیفکیٹ دیا تھا۔

ایک مکان چند، مدعا علیہ نمبر 1 نے اس اپیل میں (جسے اس کے بعد ڈگری دار کہا گیا ہے) راؤ راجہ اندر سنگھ (جسے اس کے بعد مدیون کہا گیا ہے) کے خلاف 12 فروری 1954 کو 1-6-14-14,581 روپے کا رہن حکم نامہ حاصل کیا، جس پر مستقبل میں 6 فیصد سالانہ سود تھا۔ رہن کی رقم تین رہن کے تحت پیش کی گئی تھی، اور رہن کی گئی جائیدادیں 2 جاگیروں اور کچھ غیر جاگیر غیر منقولہ جائیداد پر مشتمل تھیں۔ مؤخر الذکر جائیداد کو عمل میں فروخت کیا گیا اور حکم نامے کے جزوی اطمینان میں حکم نامے کے حامل کو 33,750 روپے ادا کیے گئے۔ 14 دسمبر 1956 کو، ڈگری دار نے ضلع جج، جودھ پور کی عدالت میں روپے 6-3-99,965 کے لیے اجرائی کی درخواست دائر کی، جس میں معاوضے اور بحالی کی گرانٹ کی رقم کو منسلک کرنے کی درخواست کی گئی جو فیصلے کے مقروض کو اس کی جاگیر کی بحالی کی وجہ سے ادا کی جائے گی۔ یہ مقدمہ اجرائی کیس نمبر 12 / 57 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ 29 جولائی 1957 کو، فیصلے کے مقروض نے ضلع جج، جودھ پور کے سامنے اس اثر کے لیے درخواست دی کہ راجستھان جاگیردار قرض میں کمی ایکٹ (راجستھان ایکٹ IX آف 1957) کی دفعہ 5 کے مطابق ڈیکریٹل رقم کو کم کیا جانا چاہیے۔ 31 جولائی 1957 کو، مدیوں نے ایک اور درخواست پیش کی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ اس کے کل جاگیر معاوضے اور بحالی کی گرانٹ کی رقم کا صرف نصف حصہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت ضبط کرنے کے قابل ہے۔ حکم نامے کے حامل نے ان درخواستوں کے اپنے جواب میں زور دیا کہ جن دفعات پر انحصار کیا گیا ہے وہ آئین ہند کے آرٹیکل 14، 19 اور 31 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندوستان کے آئین سے بالاتر ہیں۔

3 دسمبر 1957 کو ڈگری دار نے آئین کے آرٹیکل 228 کے تحت ایک عرضی دائر کی، جس میں استدعا کی گئی کہ ضلع جج، جودھ پور کی عدالت میں زیر التوا 1957 کا اجرائی کا مقدمہ نمبر 12، اس عدالت سے واپس لے کر راجستھان ہائی کورٹ لے جایا جائے۔ ہائی کورٹ نے کیس کو اپنی فائل میں منتقل کر دیا، اور اس کے بعد ریاست راجستھان کو نوٹس جاری کیا، کیونکہ مذکورہ ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اپنے فیصلے کے ذریعے، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سیکشن 2 (ای) کے آخری حصے کے علاوہ کچھ قرضوں کو چھوڑ کر۔ جسے اس کے بعد ایکٹ کا اعتراض شدہ حصہ اور سیکشن 7(2) کہا جاتا ہے، باقی ایکٹ درست تھا۔ ریاست نے سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دی، اور اسی طرح فرمان ہولڈر نے بھی۔ سرٹیفکیٹ دیے جانے پر اس عدالت میں دو اپیلیں دائر کی گئیں۔ مکھن چند کی اپیل (سول اپیل نمبر۔ 508 / 61)، اس عدالت کے 23 اپریل 1962 کے حکم نامے کے ذریعے ختم کر دی گئی تھی۔ لہذا، ہمیں ایکٹ کی دیگر دفعات کے جواز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگرچہ دیگر دفعات کی صداقت پر اب سوال نہیں اٹھ رہے ہیں، لیکن ایکٹ کی متعلقہ دفعات کو متعین کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان کا تعلق ایکٹ کے سیکشن 2 (ای) اور سیکشن 7 (2) کے اعتراض شدہ حصے کی صداقت کے سوال پر ہے۔ اور یہ ذیل میں دوبارہ پیش کیے گئے ہیں:

"تمہید- جاگیرداروں کے قرضوں کو کم کرنے کی فراہمی، جن کی جاگیر کی زمینیں راجستھان لینڈ ریفارمز اینڈ ریزمپشن آف جاگیرز ایکٹ، 1952 کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کی گئی ہیں۔

دفعہ 2(a)-" قرض" کا مطلب نقد یا کسی قسم کی پیشگی رقم ہے اور اس میں کوئی بھی ایسا لین دین شامل ہے جو ذیلی موقف میں قرض ہے لیکن اس میں جنوری 1949 کے پہلے دن یا اس کے بعد کی گئی پیشگی رقم یا اس کا واجب الادا قرض شامل نہیں ہے:-

(i) کسی بھی ریاست کی مرکزی حکومت یا حکومت؛

(ii) مقامی اتھارٹی؛

(iii) شیڈول شدہ بینک؛

(iv) ایک کوآپریٹو سوسائٹی؛ اور

(v) صرف خیراتی یا مذہبی مقصد کے لیے وقف، ٹرسٹ یا عطیہ؛ یا

(vi) ایک شخص، جہاں کورٹ آف وارڈز کے ذریعے اس کی طرف سے قرض پیش کیا گیا تھا۔

دفعہ 3۔فرمان کی منظوری کے وقت محفوظ قرض میں کمی:-(1) کسی بھی قانون، معاہدے یا دستاویز میں کسی بھی چیز کے باوجود، کسی بھی مقدمے میں جس پر یہ ایکٹ محفوظ قرض سے متعلق لاگو ہوتا ہے، عدالت واجب الادا رقم کا پتہ لگانے کے بعد، لیکن حکم نامہ منظور کرنے سے پہلے، آگے بڑھے گی جیسا کہ اس کے بعد بیان کیا گیا ہے۔

(2)(a) جہاں گروی رکھی ہوئی جائیداد خصوصی طور پر جاگیر کی زمینوں پر مشتمل ہے اور ایسی زمینوں کو ایکٹ کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کیا گیا ہے، عدالت پہلے اس بات کا پتہ لگائے گی کہ آیا گروی رکھنے والے کو جاگیر کی زمینوں کو گروی رکھنے کا حق تھا، جو رہن دستاویز پر عمل درآمد کے وقت نافذ تھا، یا اس میں ناکام ہونے پر، آیا گروی رکھنے کے لیے مجاز اتھارٹی سے مخصوص اجازت حاصل کی گئی تھی، اور کیا گروی جاگیر کی زمینوں کی بحالی کی تاریخ پر جائز طور پر موجود تھی۔

(b) اگر رہن قانونی اور مناسب طریقے سے بنایا گیا تھا اور مذکورہ تاریخ کو جائز طور پر موجود تھا، تو عدالت شیڈول I میں دیئے گئے فارمولے کے مطابق واجب الادا رقم کو کم کرے گی۔

(3) جہاں گروی رکھی ہوئی جائیداد جزوی طور پر مذکورہ بالا جاگیر کی زمینوں اور جزوی طور پر ایسی زمینوں کے علاوہ جائیداد پر مشتمل ہے، عدالت ذیلی دفعہ (2) کی ذیلی شق (اے) کی دفعات کے مطابق کارروائی کرنے کے بعد، جائیداد کی منتقلی کے قانون 1882 (1882 کا IV) کی دفعہ 82 میں موجود اصولوں کے مطابق دونوں جائیدادوں پر واجب الادا رقم کو الگ الگ تقسیم کرنے کے لیے آگے بڑھے گی گویا کہ وہ ملکیت کے الگ اور الگ حقوق کے حامل دو افراد کے لیے الگ الگ جائیداد تھی۔ اور واجب الادا

رقم اس طرح تقسیم ہونے کے بعد، شیڈول I میں دیئے گئے فارمولے کے مطابق جاگیر کی زمینوں پر واجب الادا رقم کو کم کردے گی۔

دفعہ 4-فرمان کی منظوری کے بعد محفوظ قرض کو کم کرنے کے اختیارات:-

(1) کوڈ آف سول پروسیجر، 1908 (1908 کا پنجم) یا کسی دوسرے قانون میں کسی چیز کے باوجود، وہ عدالت جس نے ایک حکم نامہ منظور کیا جس پر یہ ایکٹ محفوظ قرض سے متعلق لاگو ہوتا ہے، حکم نامے کے حامل یا فیصلے کے مقروض کی درخواست پر، آگے بڑھے گی جیسا کہ اس کے بعد بیان کیا گیا ہے۔

(2) جہاں حکم نامے کے تحت رہن کی گئی جائیداد خصوصی طور پر جاگیر کی زمینوں پر مشتمل ہے اور ایسی زمینوں کو ایکٹ کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کیا گیا ہے، عدالت شیڈول I میں دیئے گئے فارمولے کے مطابق واجب الادا رقم کو کم کرے گی۔

(3) جہاں حکم نامے کے تحت واجب الادا رہن شدہ جائیداد جزوی طور پر جاگیر کی زمینوں اور جزوی طور پر جاگیر کی زمینوں کے علاوہ جائیداد پر مشتمل ہے، عدالت جنوری 1949 کے پہلے دن واجب الادا رقم کا تعین کرے گی، اور اسے جائیداد کی منتقلی کے قانون 1882 (1882 کا IV) کی دفعہ 82 میں موجود اصولوں کے مطابق الگ الگ تقسیم کرے گی، گویا کہ وہ ملکیت کے الگ اور الگ حقوق کے حامل دو افراد کی جائیدادیں تھیں اور جاگیر کی زمینوں کے حوالے سے واجب الادا رقم کا حساب لگانے کے بعد اسے شیڈول I میں دیے گئے فارمولے کے مطابق کم کردے گی۔

دفعہ 6-فرمان کی اطمینان- دفعہ 4 کی دفعات کے تحت اور اس کے مطابق واجب الادا رقم کو کم کرنے کے بعد، حکم نامہ، اس طرح کی کمی کی حد تک، تمام مقاصد کے لیے اور تمام مواقع پر، مناسب طریقے سے مطمئن سمجھا جائے گا۔

دفعہ 7 (2)-کسی بھی قانون میں کچھ بھی ہونے کے باوجود، دفعہ 3 یا دفعہ 4 کے تحت، جیسا بھی معاملہ ہو، گروی رکھنے والے یا فیصلے کے مقروض کی صورت میں ملنے والی کم شدہ رقم، گروی رکھی ہوئی جاگیر کی زمینوں کے حوالے سے، ایسی جاگیر کی زمینوں کے سلسلے میں ایسے گروی رکھنے والے یا فیصلے کے مقروض کو قابل ادائیگی معاوضے اور بحالی گرانٹ کے علاوہ قانونی طور پر وصولی کے قابل نہیں ہوگی۔"

ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اس عدالت میں پیشی نہیں کی ہے۔ ریاست کے ماہر وکیل، مسٹر ایس کے کپور نے زور دے کر کہا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ یہ دو دفعات، یعنی دفعہ 2 (e) اور دفعہ 7 (2) کا متنازعہ حصہ، کالعدم ہیں۔ دفعہ 2 (ای) کے متنازعہ حصے کے حوالے سے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ دفعہ 2 (e) کی ذیلی شق (i) سے (vi)

میں مذکور قرضوں کو دوسرے قرض دہندگان کے واجب الادا قرضوں سے مختلف بنیادوں پر رکھا گیا ہے، کیونکہ اس میں مذکور ادارے اور حکام عوامی مقصد یا عوامی مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس سے اوپر کی شق (i) سے (vi) میں مذکور نجی قرض دہندگان اور قرض دہندگان کے درمیان فرق کرنے کے لیے ایک معقول بنیاد فراہم ہوتی ہے۔دفعہ 7(2) کے حوالے سے، انہوں نے زور دیا کہ اس میں قرض دہندگان پر، عام لوگوں کے مفاد میں، معقول پابندیاں عائد کی جائیں۔

اعتراض شدہ دفعات کی صداقت کا جائزہ لینے سے پہلے، ایکٹ کی اسکیم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔جیسا کہ تمہید میں واضح طور پر کہا گیا ہے، اس قانون کا مقصد جاگیرداروں کے قرضوں کو کم کرنا ہے جن کی جاگیر کی زمینیں راجستھان لینڈ ریفارمز اینڈ ریزمپشن آف جاگیرز ایکٹ کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کی گئی ہیں۔سیکشن 2 کی شق (ای) میں 'قرض' کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب نقد یا کسی قسم کی پیشگی رقم ہے۔اس تعریف میں ٹیکس، زمینی محصول وغیرہ کے حوالے سے حکومت یا مقامی اتھارٹی کے واجبات شامل نہیں ہیں۔اس کے بعد تعریف مرکزی حکومت اور شق میں مذکور دیگر حکام اور اداروں کے واجب الادا ایکٹ کے قرضوں کے دائرہ کار سے خارج ہوتی ہے۔اس اخراج کی صداقت پر بحث کرتے وقت ہم بعد میں ان کو اشتہار دیں گے۔

سیکشن 3 میں حکم نامہ منظور کرنے کے وقت شیڈول I میں دیے گئے فارمولے کے مطابق محفوظ قرضوں میں کمی اور جاگیر اور غیر جاگیر جائیداد کے درمیان جہاں ضروری ہو ان کی تقسیم کا التزام ہے۔دفعہ 4 میں حکم نامہ منظور ہونے کے بعد محفوظ قرضوں میں کمی کا التزام ہے۔سیکشن 5 عدالت کو محفوظ قرضوں میں کمی کے بعد ایک نیا فرمان منظور کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔دفعہ 6 میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 4 کی دفعات کے مطابق محفوظ قرض میں کمی کے بعد، اس طرح کی کمی کی حد تک، فرمان کو تمام مقاصد کے لیے اور تمام مواقع پر مناسب طریقے سے پورا کیا گیا سمجھا جائے گا۔دفعہ 7 کی شق (1) میں فیصلے کے مقروض کی جاگیر کی زمینوں کے سلسلے میں قابل ادائیگی معاوضے اور بحالی گرانٹ کے خلاف فرمان پر عمل درآمد کا التزام ہے۔دفعہ 7 کی شق (2)، جسے ہائی کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا ہے، جاگیردار کو قابل ادائیگی معاوضے اور بحالی گرانٹ کے علاوہ کسی بھی جائیداد سے جاگیر کی جائیداد کے حوالے سے کم کی گئی رقم کی وصولی سے منع کرتی ہے۔اس شق کا اثر یہ ہے کہ جاگیردار کی دیگر خصوصیات، جو موجودہ ہیں یا جنہیں وہ بعد میں حاصل کر سکتا ہے، اجرائی میں یا دوسری صورت میں اس کے خلاف کارروائی سے محفوظ ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ دفعہ 2(e) کا متنازعہ حصہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اب یہ بات اچھی طرح طے ہو چکی ہے کہ جائز درجہ بندی کے امتحان کو پاس کرنے کے لیے دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، یعنی (1) درجہ بندی کو ایک قابل فہم تفریق پر مبنی ہونا چاہیے جو ان افراد یا چیزوں کو الگ کرتا ہے جنہیں گروپ سے باہر رکھا گیا ہے، اور (2) فرق کا اس مقصد سے عقلی تعلق ہونا چاہیے جو زیر بحث قانون کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ہماری رائے میں، مذکورہ بالا شرط نمبر 2 واضح طور پر اس معاملے میں مطمئن نہیں ہوئی ہے۔متنازعہ ایکٹ کے ذریعے حاصل کیا جانے والا مقصد جاگیر کی زمینوں پر محفوظ کردہ قرضوں کو کم کرنا تھا جو راجستھان لینڈ ریفارمز اینڈ ریزمپشن آف جاگیرز ایکٹ کی دفعات کے تحت دوبارہ شروع کیے گئے تھے۔جاگیردار کی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت اس کی زمینوں کی بحالی سے کم ہو گئی تھی اور اس ایکٹ کا مقصد

اس کی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ یہ حقیقت کہ قرض حکومت یا مقامی اتھارٹی یا دیگر اداروں کے واجب الادا ہیں جن کا سیکشن 2(ای) کے متنازعہ حصے میں ذکر کیا گیا ہے، اس کا ایکٹ کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد سے کوئی معقول تعلق نہیں ہے۔ مزید برآں، قرضوں کے مستثنیٰ زمروں کی بنیاد پر کوئی قابل فہم اصول نہیں ہے۔ کورٹ آف وارڈز کی طرف سے کسی شخص کی طرف سے پیش کردہ قرض کو ریاست یا شیڈولڈ بینک کے واجب الادا قرض کے ساتھ کیوں جوڑا جاتا ہے اور غیر شیڈولڈ بینک کے واجب الادا قرض کو ایکٹ کے دائرہ کار سے کیوں خارج نہیں کیا جاتا ہے اس کی وجہ واضح نہیں ہے۔

اس سلسلے میں، مسٹر کپور نے جھلواڑ کے منالال بمقابلہ کلکٹر (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔ یہ معاملہ واضح طور پر ممتاز ہے کیونکہ وہاں حکومت کی ملکیت والے بینک کو واجبات کی وصولی کے لیے خصوصی سہولت دینے والے قانون کو آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں قرار دیا گیا تھا۔ یہ واضح ہے کہ حکومت کو اس کے واجبات کی وصولی کے طریقہ کار کو طے کرنے کے مقصد سے قانونی طور پر ایک علیحدہ زمرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ مسٹر کپور نے مزید نند رام چھوٹے لال بمقابلہ کشور رمن سنگھ (2) پر انحصار کیا۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ بلاشبہ اس کی حمایت کرتا ہے، لیکن احترام کے ساتھ، ہم کیس کے تناسب سے متفق نہیں ہیں۔ ہائی کورٹ کا تعلق یو پی زمیندارز ڈیٹ ریڈکشن ایکٹ (1953 کا یو پی ایکٹ XV) سے تھا، جو کافی حد تک متنازعہ ایکٹ سے ملتا جلتا ہے۔ ہائی کورٹ کا تناسب یہ ہے: "ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مقنّنہ کو سابق زمینداروں کے نجی افراد کے واجب الادا قرضوں اور درج فہرست بینکوں یا سرکاری یا نیم سرکاری حکام کے واجب الادا قرضوں کے درمیان فرق کرنا پڑتا تھا۔ واضح طور پر اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ نجی قرض دہندگان کو دیہی معیشت اور زرعی قرض کو برقرار رکھنے کے لیے ایک لعنت سمجھا جاتا تھا۔ کاشتکاروں کو ایسے بے ایمان قرض دہندگان سے بچانے کے لیے اس طرح کے قوانین نافذ کرنے پڑے، جن میں آخری سلسلہ زمیندار قرض میں کمی کا قانون تھا۔" ہم سمجھتے ہیں کہ ان مشاہدات میں کوئی قوت نہیں ہے۔ ایکٹ کی شرائط سے ایسی کوئی وجہ واضح نہیں ہے۔ غیر درج فہرست بینکوں اور دیگر تمام نجی قرض دہندگان کو دیہی معیشت کے لیے لعنت نہیں کہا جا سکتا۔

تیسرا کیس جس پر مسٹر کپور نے بھروسہ کیا - جمنا لال رام لال کمتی بمقابلہ کشیند اس اور ریاست حیدرآباد (1) میں کوئی بحث نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر اخراج کی حمایت کی کہ "اعتراض شدہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت قرضوں کے کچھ طبقے کو خارج کرنا بھی عوامی مطالبات کے لیے ٹھوس جواز کے بغیر نہیں ہے جو عام مطالبات کی طرح نہیں ہیں"۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ تمام مستثنیٰ زمرے عوامی مطالبات نہیں ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے اس بات پر غور نہیں کیا ہے کہ آیا اس فرق کا کوئی عقلی تعلق تھا جسے ایکٹ کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

آخر میں، ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 2(ای) کے متنازعہ حصے کو برقرار رکھنے کے مقصد سے کوئی معقول درجہ بندی ظاہر نہیں کی گئی ہے۔

اب، سیکشن 7(2) کے جواز کے سوال پر آتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ذیلی سیکشن درست ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کے مفاد

میں، ایک محفوظ قرض دہندہ کے حقوق پر معقول پابندیاں عائد کرتا ہے۔ ایک محفوظ قرض دہندہ، جب وہ جاگیر کی جائیداد کی ضمانت پر رقم پیش کرتا ہے، تو بنیادی طور پر اپنے واجبات کی وصولی کے لیے اس جائیداد کی طرف دیکھتا ہے۔ مزید برآں، اس ذیلی سیکشن کو ایک جاگیردار کی بحالی کے مقصد سے ڈیزائن کیا گیا ہے جس کی جاگیر کی جائیدادیں ریاست نے کم قیمت پر عوامی مقصد کے لیے اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ اگر یہ التزام نہ کیا گیا تو جاگیردار کو نئے سرے سے زندگی شروع کرنے اور دیگر پیشوں کی طرف دیکھنے میں دشواری ہوگی، کیونکہ نہ صرف اس کی موجودہ غیر جاگیر جائیداد بلکہ اس کی مستقبل کی آمدنی اور حاصل شدہ جائیدادیں ضبط اور فروخت کے ذمہ دار ہوں گی تاکہ ایسے محفوظ قرض دہندگان کے مطالبات کو پورا کیا جا سکے۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 7(2) عام لوگوں کے مفاد میں معقول پابندیاں عائد کرتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل جزوی طور پر قبول کی جاتی ہے، دفعہ 2(e) کے حوالے سے ہائی کورٹ کے فیصلے کی تصدیق کی جاتی ہے اور دفعہ 7(2) کے حوالے سے اسے الٹ دیا جاتا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کی نمائندگی نہیں کی گئی تھی اور یہ اپیل صرف جزوی طور پر کامیاب ہوئی ہے، ہم فریقین کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this
document